ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

اب نظر آتی ہے شیشوں میں نہ پیمانوں میں
وہ مۓ عشق جو محفوظ تھی میخانوں میں

جوش کیا اتنا بھی باقی نہیں دیوانوں میں
جا کے بنیاد چمن ڈال دیں ویرانوں میں

جیب و داماں ہی کے ٹکڑے تو ہیں یہ لالہ و گل
خود جنوں چھپ کے سنورتا ہے ان افسانوں میں

عوضِ دیر و حرم اس کو دلوں میں ڈھونڈو
وہ ملا کرتا ہے اکثر انہی کاشانوں میں

سوزِ غم کا یہ تصرف ہے کہ دل بعدِ فنا
شمع کے بھیس میں جلتا رہا بت خانوں میں

یہ شکستہ در و دیوار ہیں نقشِ عبرت
دورِ عشرت تھا کسی دن انہی کاشانوں میں

ڈھونڈتے ہیں حرم و دیر کے جلوے اس کو
بن کے پروانہ جو دل رل گیا پروانوں میں

بن گئی نغمہ کہیں نعرۂ تکبیر کہیں
وہ صدا گونجی تھی اک دن جو صنم خانوں میں

دیکھنے میں تو سبھی آدمی آتے ہیں نظر
کوئی انساں نہیں اپنوں میں نہ بیگانوں میں

چشمِ عبرت سے ذرا دیکھئے آئیں گے نظر
چند آثارِ جنوں آج بھی غم خانوں میں

کس طرح منزلِ فانوس سے آگے بڑھتے
تابِ پروازِ جنوں ہی نہ تھی پروانوں میں

ذرّے ذرّے سے نمودار ہے طوفانِ بہار
طرح اندازِ چمن کون ہے ویرانوں میں

لائقِ ظرف ملا کرتی تھی رندوں کو آلم
اب یہ دستور نہیں ہے کہیں میخانوں میں